© rasailojaraid.com

(الف) یادگار نامۂ فخرالدین علی احمد پر تبصرے کے ذیل میں

"چہرہ شناسی" پر ڈاکٹر نیر مسعود کے مقالے کا ایک مأخذ "انشائے دل کشا" (فارسی) از سید نثار علی بخاری بریلوی (فخر المطابع، مقام ندارد، ۱۲۷۰ھ) ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کتاب کے مصنف وہی نثار علی بریلوی ہیں جن کا اپنا ایک مطبع "مطبع نثار علی بریلوی" کے نام سے موجود تھا۔ اس مطبع نے شاہ رؤف احمد رافت کی "درّ المعارف" (ملفوظاتِ شاہ غلام علی دہلوی) ۱۳۰۴ھ میں طبع کی تھی۔ اس کا ایک نسخہ مرحوم محمد حلیم الدین بھوپالی کے ذخیرے میں دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس میں شروعِ طبع اور اختتامِ طبع کے فارسی قطعاتِ تاریخ غالب کے ایک شاگرد مولوی غلام اللہ بسمل میرٹھی ثم بریلوی کے ہیں جن سے بالترتیب سنہ ۱۳۰۴ھ اور ۱۳۰۵ھ برآمد ہوتے ہیں۔ شائقینِ غالبیات کی ضیافتِ طبع کے لیے وہ قطعات نقل کیے جاتے ہیں۔

"از نتائج فکرِ بلند سخن سنج و بدل افضل از ابو تمام و اخطل شاعرِ کامل جناب مولوی غلام اللہ صاحب بسمل تلمیذِ رشید حضرت غالب

تاریخ شروعِ طبع

سجادہ نشین و جانِ مظہر مسند آرای بوترابی
می راند بہ لب حدیثِ جاں بخش، عیسیٰ نفسی فلک جنابی
چوں منطق او رؤف احمد کردہ تحریر شد کتابی
بہر تاریخ بر انامل کردم سنِ طبع را حسابی
تاریخش "مظہر محاسن" بسمل گفتیم لاجوابی
(۱۳۰۴ھ)

تاریخ ختمِ طبع

فخرِ عالم جانشینِ جانِ جاں غوث الاعظم قطبِ ارشادِ جہاں
ہست ملفوظاتِ آن گردوں رکاب در زبانِ پارسی ام الکتاب
گفت سالِ طبع آن طبعِ سلیم "طبع گردیدہ صراطِ مستقیم"
(۱۳۰۵ھ)

فخر المطابع جس کا ذکر اوپر آیا ہے، امکاناً فخر المطابع میرٹھ ہو سکتا ہے جس کے طبع کردہ رسالۂ چشمہ فیض کا ذکر مرحوم ڈاکٹر محمد ایوب قادری کی تدوینات میں آتا ہے۔

© rasailojaraid.com